

آنحضرت ﷺ کا یوم پیدائش

اور

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

تحریر: غلام مصطفیٰ ظہیر متعلم جامعہ علوم اثریہ

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور مکمل دین ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے (الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا) (المائدہ: ۳) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا ہے۔

یہ عقیم المرتبت آیت کریمہ دین کی تکمیل کی عبارت دیتی ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ”اس امت پر اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے ان کو کامل و اکمل دین عطا کیا ہے۔ اب ان کو دین اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین اور نبی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے علاوہ کسی دوسرے نبی کی حاجت نہیں ہے اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بنا کر جن والہی کی طرف مبعوث فرمایا۔ اب حلال وہی ہے جسے آپؐ نے حلال کہا ہے حرام وہی ہے

جسے آپؐ نے حرام قرار دیا ہے دین صرف آپؐ کی ہی شریعت کا نام ہے (ابن کثیر ۲: ۱۹)

جب دین صرف آپؐ کی شریعت کا نام ہے تو اب کوئی بھی طریقہ عبادت جو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے خلاف ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الاخرة مع الخسیرین) (آل عمران: ۸۵)

”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: (یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین) (البقرہ: ۲۰۸) اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کلا و دشمن ہے۔

جی کہ یہ اللہ کی سنتوں کو چھوڑ کر رہنمائی پر عمل کرنے والا انسان اسلام میں پورا پورا داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے ارشاد گرامی ہے: (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ) (الاحزاب: ۲۱) ”تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔“

آپؐ کی ذات ہی واجب الاتباع ہے فرمایا (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم) (آل عمران: ۳۱) ”اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

علامہ شوکانیؒ ایسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ”اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دار و مدار رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہے کیونکہ یہی وہ معیار ہے جو ہم دے کی اپنے رب سے محبت بامقار طریقے سے پہچانی جاتی ہے اور یہ اس بات کا بھی سبب ہے کہ ہم اللہ کی محبت کا مستحق ٹھہریں! (شرح الصدور فی رفع القیور ص ۵۷ از شوکانیؒ)

اب ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ دیکھنا ہے کہ مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور یہ بات مسلم ہے کہ تنازعہ فیہ مسائل کا حل ”فردہ بندی کا خاتمہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کرنے سے ہی ممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: (فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الآخر۔ ذلک خیر و احسن تاویلاً) (النساء: ۵۹) ”اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔“

☆ اس رسالے کا ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے اگر کوئی صاحب شائع کرنے کے خواہش مند ہوں تو رجوع فرمائیں۔

اگر ہمیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بھر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

عید میلاد کی شرعی حیثیت :- واضح رہے کہ مردچہ جشن عید میلاد النبی کا قرآن وحدیث

میں کوئی اصل نہیں۔ نبی کے یوم ولادت کو یوم عید قرار دینا یہ عیسائیوں کا میرہ ہے اور مردچہ عید میلاد النبی ﷺ عید میلاد عیسیٰ کے مشابہ ہے اور بدعت سمیٹ ہے جبکہ کفار کی مشابہت اور ان کی رسومات پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

عید میلاد کی تاریخی حیثیت :- عید میلاد النبی ﷺ کا نبی کریم ﷺ - خلفائے راشدین - صحابہ

کرام - تابعین عظام - تبع تابعین - ائمہ دین اور سلف صالحین کے زمانہ میں وجود نہیں ملا ہے بلکہ یہ بعد کی ایجاد ہے۔ ساتویں صدی کے آغاز ۶۰۳ھ میں ابوسعید کو کبوری بن اہل الحسن علی بن جحیم بن محمد الملقب بالکب المعظم مظفر الدین اریل نے شروع کی تھی ۳ بادشاہ کے متعلق احمد بن محمد معمری لکھتے ہیں۔

”وہ ایک فضول خرچ بادشاہ تھا میلاد منایا کرتا تھا وہ سب سے پہلا شخص تھا جس نے یہ کام شروع کیا تھا“ (التول المعتمد فی عمل

المولد)

اس کی خرافات اور اسراف و تجذیر کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے ”تاریخ ابن خلکان“ ”تاریخ اریل لائن المستوفی التوفی ۶۳۸ھ“ اور البدایہ والنہایہ لائن کثیر کی طرف رجوع کریں۔

اس وقت اس بادشاہ کی تائید ایک بدعتی عالم عمر بن دحیہ (۵۳۶-۶۴۲ھ) نے کی۔

(۱) حافظ ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں ”یہ جموعا شخص تھا۔ لوگوں نے اس کی روایت پر اعتبار کرنا چھوڑ دیا تھا اور اس کی بہت زیادہ تذلیل کی تھی“ (البدایہ والنہایہ ۱۳ / ۱۳۴)

(۲) حافظ ابن حجر اس کے بارے میں فرماتے ہیں ”یہ بہت جموعا شخص تھا احادیث خود گذشتہ انہیں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دیتا تھا سلف صالحین کے خلاف بد زبانی کیا کرتا تھا (لسان المیزان ۲ / ۲۹۶) حافظ نے اس کا ایک جموعا واقعہ بھی نقل کیا ہے۔

(۳) حافظ سیوطی فرماتے ہیں ”یلجئون الی اقامۃ دلیل علی ما افتوا بہ بآرائہم فیضعون وقیل ان

الحافظ آبا الخطاب بن دحیہ کان یفعل ذلک وکانہ الذی وضع الحدیث فی قصر المغرب

“جو لوگ اپنی آراء کے مطابق فتویٰ دیتے تھے جب ان کو دلیل پیش کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو وہ جموعا احادیث گھڑ لینے کہا گیا

ہے کہ حافظ ابو خطاب بن دحیہ بھی ایسا ہی کیا کرتا تھا نماز مغرب کی قصر کے بارے میں اسی نے حدیث گھڑی ہے۔

(تذریب الراوی ۱ / ۲۸۶)

اس نے اس بدعت کے ثبوت پر ”مختصر فی مولد السراج المبر“ کتاب لکھ کر ایک ہزار دینار انعام پایا۔

(الہدایہ والنہایہ ۱۳/۱۳۵) (تاریخ اریل) (تاریخ نکلن خلکان)

بر صغیر میں جشن عید میلاد کی ابتداء :- محدث محمد اسماعیل سلقی فرماتے ہیں کہ ”ہندوستان

میں جہاں اور بہت سی بدعتیں فتوحات اسلامیہ کے بعد آئیں۔ محفل میلاد بھی اپنے تمام لوازم کے ساتھ سارے ملک میں چھا گئی۔ جاہل ملائیں اور خود غرض سیدوں نے اس کی نزاکت شان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بدعت کو خوب ہوا دی قرآنی آیات کی تحریف اور ترمیم کر کے احادیث کے معنات کو غلط موقع پر محمول کرتے ہوئے اس کے جواز کی کوشش کی گئی۔ محبت رسول ﷺ کا نام لے کر جذبات کو اس قدر اچھالا گیا کہ یہ رسم ایک میلہ اور ہنگامہ و تماشہ بن کر رہ گئی“ (الاعتصام ۶ جنوری ۱۹۵۰ء)

اور فی ٹی ٹی نے اپنی ریڈیو نشریات میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ”بر صغیر میں محافل میلاد کا آغاز اکبر اعظم کے زمانے میں ہوا اور کراچی میں جلوس نکالنے کی روایت سوسال پرانی ہے“ (روزنامہ جنگ لاہور ۹ جولائی ۱۹۹۸ء)

واضح ہوا کہ مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا دین اسلام میں اضافہ کیا گیا ہے اسی لئے تو ہم نے اس کو بدعت سیئہ قرار دیا

ہے۔

بدعت کی تعریف :- محقق شافعیؒ بدعت کی تعریف یوں کرتے ہیں ”طریقۃ فی الدین

مختارۃ نضاهی الشرعیۃ بقصد بالسلوک علیہا المبالغۃ فی التبعید للہ سبحانہ“ بدعت دین میں ایسا شدہ طریقہ کو کہتے ہیں جو شریعت کے مشابہ ہو اس پر عمل کرنے کی غرض عبادت الہی میں مبالغہ ہو

(الاعتصام ۱۱ از شافعی ۱/۳۷)

(۲) احمد بن محمد بن محمد بن حسن عینی حنفی جو حنفیوں کے بہت بڑے فقیہ اور اصولی امام ہیں ان سے علامہ ابن قیم حنفی جن کو ابو حنیفہ مانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ تعریف نقل کرتے ہیں :-

”ما احدث علی خلاف الحق المتلقى عن رسول اللہ ﷺ من علم او عمل او حال بنوع شبهة أو استحسان وجعل دینا قویماً وصراطاً مستقیماً“ ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے حاصل شدہ کسی علمی، عملی یا مالی شے کے خلاف کسی چیز کو پیدا کر لینے کو بدعت کہتے ہیں جسے دین کا قوی حصہ اور صراط مستقیم سمجھ لیا جاوے جس کے

احداث کی وجہ ' دلائل میں کوئی شبہ ہوا استحسن (البحر الرائق ۱ / ۳۴۹)

(۳) علامہ عینی حنبلیہ کی تعریف یوں کرتے ہیں - " بدعة وبی ما لم یکن له اصل فی الكتاب والسنة وقیل اظهار شیء لم یکن فی عہد رسول اللہ ﷺ ولا فی زمن الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم " بدعت دین میں ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کا اصل کتاب و سنت میں نہ ہو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ " جس چیز کا اظہار نبی کریم ﷺ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں نہ ہوا ہو۔ (عبد القاری فی شرح معجم البخاری ۲۵ / ۳۷) اور یہی علامہ عینی حنفی حدیث کی شرح میں یہ تعریف کرتے ہیں :

" والبدعة اسم لاحداث امر لم یکن فی زمان رسول اللہ ﷺ "

" بدعت دین میں ایسے ایجاد شدہ کام کو کہتے ہیں جس کا اصل رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو (البنایہ فی شرح الحدیث ۲ / ۳۱۹) مذکور بالا تعریفات کی روشنی میں دیکھا جائے تو مروجہ عید میلاد النبی ﷺ بدعت ٹھہرتی ہے ؟

بدعت کی تقسیم :- پھر بدعت کی تقسیم کا سہارا لے کر عید میلاد کو بدعت حنہ قرار دیتے ہیں

(دیلویوں کے اس اعتراف سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مروجہ بدعت کا وجود نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں نہ تھا) جبکہ ہر بدعت سیئہ اور مذمومہ ہے جن علماء نے بدعت کو حنہ اور سیئہ میں تقسیم کیا ہے انہوں نے بدعت سے مراد اس کا نفی معنی لیا ہے جنہوں نے ہر بدعت کو گمراہی قرار دیا ہے انہوں نے شرعی معنی مراد لیا ہے -

حضرت الطام مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ " ہر بدعت مذمومہ ہے - کیونکہ جن نصوص میں بدعات کی مذمت وارد ہوئی ہے وہ عام ہیں ان میں کوئی تخصیص نہیں - سلف صالحین - صحابہ - تابعین اور اس کے بعد ائمہ کا اس پر تقریباً اجماع ہے ان سے تخصیص اور تقسیم ثابت نہیں - بعض علماء سے جو تخصیص کا لفظ آیا ہے - ان کے نزدیک بھی حقیقت میں اس مفہوم کی تقسیم نہیں - جس کو سلف صالحین بدعت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں اور جس امر کو ان علماء نے بدعت حنہ کہا ہے وہ امر دراصل محقق مذہب میں بدعت نہیں اور جس امر کو بدعت سیئہ یا بدعت ظلمات کہا ہے - وہی حقیقت میں بدعت کا شرعی مصداق ہے فقہاء میں ہے " البدعة فی الشرع مذمومة بخلاف اللغة " شریعت میں جسے بدعت کہا جاتا ہے وہ مذموم ہے اور لغوی معنی کے اعتبار سے ہر بدعت مذموم نہیں " (الاملاص ص ۶۰ حصہ دوم)

(۱) ہر بدعت مذمومہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایاکم ومحدثات الامور کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة) دین میں نئی نئی رسموں سے جو ہر نئی رسم بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (صحیح مسلم نسائی)۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا " من صنع امرا علی غیر امرنا فهو رد " جو شخص کوئی کام ہمارے حکم کے

مطابق نہ کرے وہ روہے (ابوداؤد) نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”من احدث فی امرنا ما لیس منہ فہو رد“ ”جو شخص ہمارے اس دین میں ایسی چیز لگائے جس کا وجود اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔“ (صحیح مسلم)

ان احداث نبویہ سے ثابت ہوا کہ یہ بدعت مذمومہ ہے۔

امیر صنعانیؒ فرماتے ہیں: ”کوئی بھی بدعت قابل مدح نہیں بلکہ ہر بدعت ضلالت و گمراہی ہے“ (سبل السلام: ۱۱/۲ - ۱۲)

(۲) محقق شامیؒ لکھتے ہیں کہ ”امام مالکؒ کے شاگرد ابن ماجہون کہتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دین اسلام میں بدعت ایجاد کر کے اس کو بدعت حسنہ قرار دیا گویا کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں خائن سمجھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ لہذا جو کام اس وقت دین میں نہ تھا وہ آج بھی دین میں نہیں ہو سکتا ہے۔ (الاعتصام: ۱/ ۷۹)

(۳) شیخ علی محفوظ اپنی کتاب میں شیخ ملا احمد رومی حنفی کا قول ان کی کتاب ”مجالس الابرار“ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: ”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کے لیے دین میں کوئی نئی بات یا کام جاری کر دیا گویا کہ اس نے دین میں وہ چیز داخل کر دی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔ یہ بات معلوم شدہ ہے کہ ہر ایک بدعت جس کا تعلق دینی عبادات سے ہو وہ بدعت سیئہ ہے (الابداع فی مضار الابداع: ۳۰)

رومی صنفی کی فیصلہ کن بات کے بعد ثابت ہو گیا کہ مروجہ عید میلاد بدعت سیئہ ہے۔ اسی لیے تو امام مالکؒ ’امام شافعیؒ، محقق شامیؒ، علامہ طرطوشیؒ، علامہ احمد بن محمد شافعی حنفیؒ، علامہ یعنی حنفیؒ، شیخ الاسلام ابن حجرؒ، علامہ ابن حجر بیہقیؒ، امام ابن تیمیہؒ، حافظ ابن رجب اور علامہ شوکانیؒ رحمہم اللہ عبادات و عادات میں ہر بدعت کو ضلالت اور مذمومہ قرار دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ عقائد میں بدعت کا جاری کرنا بالاقفاق حرام ہے۔

عید میلاد سنت ترکیہ کے خلاف ہے :- حضرت حافظ محمد گوندلویؒ فرماتے ہیں

کہ ”ہر بدعت سنت ترکیہ کے خلاف ہوتی ہے سنت ترکیہ کا مطلب یہ ہے کہ قرون اول میں جب کسی کام کے کرنے کا سبب موجود ہو اور اس کے کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور بعد میں کوئی نیاسب پیدا نہ ہو جو اس کام کے کرنے کا متقاضی ہو۔ باوجود اس کے آنحضرتؐ کے زمانہ میں وہ فعل ثابت نہ ہو یعنی شریعت نے اس کے جواز پر قول، فعل یا تقریر سے کوئی دلیل قائم نہ کی ہو تو ایسے فعل کو ترک کرنا سنت ترکیہ کہلاتا ہے۔ جیسے نماز عیدین میں اذان آنحضرتؐ کے عہد میں اس کا ثبوت نہیں ملتا حالانکہ اذان کہنے کا سبب (لوگوں کو نگاہ کرنا) اس وقت موجود تھا اور اذان کہنے سے کوئی امر مانع بھی نہیں تھا اور آنحضرتؐ کے بعد کوئی نیا سبب اذان کہنے کا پیدا نہیں ہوا۔ اب اس صورت میں عید میں اذان کہنا سنت ترکیہ کے خلاف ہو گا کیسی حال ہر بدعت کا ہے

(الاصلاح حصہ دوم ص ۱۰)

بدعت کا عید میلاد کا سبب (مجلس میلاد میں نبیؐ کی تعظیم) آنحضرتؐ کے زمانہ میں موجود تھا اس کے کرنے میں کوئی ہندش بھی نہیں تھی۔ اور آپؐ کے بعد کوئی نیا سبب اس کے کرنے کا پیدا بھی نہیں ہوا۔ اس لئے یہ بدعت عید میلاد سنتِ ترکیہ کے خلاف ہوگی۔ اگر کوئی نیا سبب ہماری غلطی سے پیدا ہوا ہو تو اس صورت میں بھی ہم کوئی نیا کام نہیں کر سکتے بلکہ ہمیں چاہیے کہ اپنی غلطی کی اصلاح کریں نہ کہ بدعت ایجاد کر لیں۔

عید میلاد اور صحابہ کرامؓ :- صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے راشدین اور اہل بیت جو آپؐ کے سچے

فداکار اور جانثار تھے آپؐ پر اپنی عزت، جان اور مال قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے جنہیں آپؐ کی رفاقت نصیب ہوئی اور مددِ راست آپؐ سے دین حاصل کیا جو خود شریعت کے نزول کے گواہ ہیں ساری کائنات سے بڑھ کر آپؐ سے محبت کرنے والے تھے ہر بھلائی کو پانے میں سبقت کرتے اگر شریعت میں اس جشن عید میلاد کا کوئی اصل ہوتا وہ اس میں پہل کرتے کیونکہ وہ سب سے بڑھ کر قرآن و حدیث کے معانی، مفہیم و مطالب اور تقاضوں کو سمجھنے والے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے تھے انہوں نے اس دن کو نہیں منایا۔

(۱) ملا احمد رومی حنفیؒ اپنی کتاب ”مجالس الادار“ میں حضرت حذیفہؓ کا قول نقل کرتے ہیں ”جو عبادت صحابہؓ نے نہیں کی وہ مت کرو“ اور یہی قول شافعیؒ نے بھی نقل کیا ہے (الاعتصام ۱ / ۱۱۳)

(۲) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ : جو کام صحابہ کرامؓ کے عہد میں دین میں داخل نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکا وہ دین اس لئے نہیں بن سکا کہ اگر وہ نیکی کا کام ہوتا تو صحابہ کرامؓ اس پر ضرور عمل پیرا ہوتے اور جو نیکی صحابہؓ سے منقول نہیں وہ دراصل نیکی ہی نہیں وہ بدعت محض ہے ! اور دین میں نیا کام کو بظاہر کتنا ہی دل کش اور جالبِ نظر ہو وہ بدعت ہے۔ کیونکہ صحابہؓ نے عبادتِ اطاعت اور نیکیوں میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(۳) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ”اہل سنت والجماعت یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ فعل اور قول جو صحابہ کرامؓ سے ثابت نہ ہو اس کا کرنا بدعت ہے اگر وہ نیکی کا کام ہوتا تو وہ ہم سے سبقت کرتے کیونکہ وہ کوئی نیک کام نہیں چھوڑتے تھے بلکہ کرنے میں جلدی کرتے تھے“ (ابن کثیر ۴ / ۱۹۹) مروجہ عید میلاد کا فوٹ صحابہ کرامؓ سے نہیں ملتا ہے لہذا یہ بدعت ہے۔

دیدار علی بریلوی کا اعتراف حقیقت :- مدلیوی مذہب کے چوٹی کے امام دیدار علی جن

کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ”مولانا دیدار علیؒ نے لاہور شہر کو دہلیوں اور دہلیوں کے زہریلے عقائد سے محفوظ رکھا“ وہ اس

حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ میلاد شریف کا سلف صالحین سے قرون اولیٰ میں کوئی ثبوت نہیں یہ بعد میں ایجاد ہوئی ہے۔

(رسول الکلام فی بیان المولد والقیام من ۱۵۰)

ہوا ہے اچھا فیصلہ مدعی کا میرے حق میں

کیا اب بھی مدیوں کو اس عید کے بدعت سینہ ہونے میں کوئی شبہ ہے ؟

مروجہ بدعت عید میلاد کی صدر اول میں نہ ہونے کی وجہ ملا احمد رومی حنفی اپنی کتاب ”محاسن

الادار“ میں فرماتے ہیں کہ کسی فعل (دینی امر) کا صدر اول میں نہ ہونا یا تو اس لئے ہو گا کہ (۱) کہ اس کی حاجت نہیں (۲) یا کوئی مانع تھا (۳) یا ان کو علم نہ تھا (۴) یا سستی اور نکاسل تھا (۵) یا کراہت تھی (۶) یا عدم مشروعیت

اب مروجہ بدعت کو ہم ان چھ وجوہات کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ صدر اول میں اس کے نہ ہونے کی وجہ کیا ہے اول :- یعنی عدم حاجت تو یہ بے معنی سی بات ہے کیونکہ تقرب الی اللہ کی ہر وقت ضرورت ہے۔ دوم مانع تو ظہور اسلام کے بعد مانع کا تصور بھی نہیں ہو سکتا ہے سوم۔ عدم علم چارم۔ نکاسل (سستی) ان دونوں کا وہم بھی نہیں ہو سکتا ہے اب ترک کی وجہ صرف اس کا سینہ ہونا ہو گا۔

ائمہ اربعہ اور مروجہ عید میلاد :- ائمہ اربعہ کے مذاہب میں بھی اس کا نام و نشان تک نہیں ملتا

مدیوں کو چاہیے کہ وہ اس بدعت قبیحہ کا حنفی مذہب کی کتب سے ثبوت پیش کریں تاکہ ان کی حیضت کا پتہ چل سکے کہ واقعی یہ لوگ امام ابو حنیفہؒ کے سچے مقلد ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی سے اس کا ثبوت فراہم کریں جن کے نام پر اپنی دکانداری چمکاتے ہیں اور ہر مینے گیارہویں کے نام پر اہل علم کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ساتویں صدی سے پہلے یہ اس کا وجود ثابت نہیں کر سکتے۔

مروجہ عید میلاد النبی اجماع امت کے خلاف ہے :- محدث کو ندویؒ فرماتے

ہیں کہ : ”جو چیز شرعی دلیل سے ثابت نہ ہوگی وہ قطعاً قرآن و سنت و اجماع و آثار کے خلاف ہوگی کیونکہ شریعت نے بدعت سے منع کیا ہے اور اس پر سخت وعید فرمائی ہے باوجود ممانعت اور وعید کے بدعتی اس کو ایجاد کرتا ہے اس لئے وہ کتاب و سنت و اجماع

اور اثر کی مخالفت کرتا ہے اس بنا پر بدعت کا کتاب و سنت و اجماع اور اثر کے مخالف ہونا ضروری ہے۔ (الاصلاح دوم ص ۹)

مروجہ عید میلاد اور علماء محققین :- چاروں مذاہب کے اندر اس بدعت کی مذمت کرتے

ہیں جیسا کہ

(۱) امام تاج الدین فاکہانی فرماتے ہیں ”کہ بہت سارے لوگوں نے بار بار مجھ سے عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ آیا شریعت میں اس کا کوئی اصل ہے یا یہ دین میں جاری کردہ بدعت ہے تو میں نے کہہ دیا کہ اس عید میلاد کا کتاب و سنت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی ایسا کراہہ عامتہ سے منقول ہے بلکہ یہ بدعت ہے جسے جموں نے ایجاد کیا ہے (الموردی، عمل المولد از فاکہانی) (۲) امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد العبدری الترمذی ۳۷۷ھ المعروف بابن الخلیج فرماتے ہیں کہ ”لوگوں کی دین میں پیدا کردہ بدعات میں سے ایک بدعت محفل میلاد ہے یہ لوگ اس اعتقاد سے مناتے ہیں کہ یہ عبادات میں سے سب سے بڑی عبادت ہے جبکہ یہ بدعت محفل میلاد دوسری بہت ساری بدعات اور عمرات کو کھیرے ہوئے ہے جیسا کہ گانے اور گانوں کے آلات کا استعمال مردوں اور بچوں کا اس محفل میں شرکت کرنا اور عورتوں کا ان کو دیکھنا مفاسد سے خالی نہیں ہے (المدخل لابی الخلیج) آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ”محفل میلاد کی نیت سے کھانا تقسیم کرنا بھی بدعت ہے۔“

معلوم ہوا کہ ساتویں صدی کے آخر تک اس بدعت کے ضمن میں بہت ساری بدعات نے جنم لے لیا تھا۔

(۳) امام ابن الخاس الترمذی ۸۱۶ھ نے اس بدعت کے متعلق تفصیلاً لکھا ہے کہ بدعتی اس بدعت کی آڑ میں کون کون سے مفاد حاصل کرتے ہیں۔ کہا۔ ”ربیع الاول میں محفل میلاد لوگوں کی جاری کردہ بدعت ہے“

(تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاهلین و تخذیر السالکین من افعال الہالکین ص ۴۹۹)

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت :- آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے اس

اختلاف کی وجہ سے اس بدعت عید میلاد کا موجد بادشاہ ایک سال آٹھ ربیع الاول اور ایک سال بارہ ربیع الاول کو جشن مناتا تھا۔ تاریخ ولادت کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں صحیح ترین قول ۹ ربیع الاول ہے جیسا کہ مشہور سیرت نگار قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں ”ہمارے نبی ﷺ موسم بہار دو شنبہ کے دن ۹ ربیع الاول عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ھ مطابق یکم مئی ۶۲۷ء ہجری کو مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق و قبل طلوع میر عالم تاب پیدا ہوئے حضور اپنے والدین کے اگلوتے چہ تھے (رحمة للعالمین ص ۴۰)

(۲) مصر کے مشہور ہیئت دان عالم محمد محمود پاشا فکل نے بھی یہی تحقیق پیش کی ہے۔

(۳) عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی کریم ﷺ کی ولادت ۱۰ محرم کو ہوئی ہے۔

(غنیۃ الطالبین طبع بیروت ۳۹۲/۲)

جب تاریخ میلاد میں اختلاف ہے اور صحیح قول ۹ ربیع الاول کے بارے میں ہے تو بارہ ربیع الاول کو جشن کے لئے متعین کرنا کیسے صحیح ہے؟

تاریخ وفات :- تاریخ میلاد کی طرح آپ کی تاریخ وفات میں بھی اختلاف ہے موسیٰ بن عقبہ اور یثرب میں ۲ ربیع الاول اب دمعخف۔ کلبی۔ سلیمان تھمی۔ امام ابن حزم۔ امام سیبلی۔ حافظ عراقی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ حافظ سیوطی۔ ۲ ربیع الاول جمہور ابن اسحاق۔ ابن کثیر۔ محمد بن سعد۔ سعید بن عفیر۔ ابن حبان۔ ابن عبد البر۔ ابن رشد۔ ابن جوزی۔ ابن سید النعمان۔ ابن الصلاح۔ امام نووی۔ ابو طاہر قدسی۔ حافظ ابن کثیر۔ امام مزی۔ امام ذہبی۔ ابن رجب۔ ملا علی قاری حنفی اور قاضی سلیمان منصور پوری رحمہم اللہ ۱۲ ربیع الاول کو آپ کی تاریخ وفات قرار دیتے ہیں۔

ہمیں اس اختلاف سے کوئی غرض نہیں ہم نے صرف دیکھا یہ ہے کہ جو لوگ ۱۲ ربیع الاول کو جشن میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں ان کے نزدیک آپ کی تاریخ ولادت کوئی ہے۔

تو بریلوی مذہب کے بانی و مہمانی اور مؤسس احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے (ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۲۰)

معلوم ہوا کہ بریلویت کے امام احمد رضا خان کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی ولادت اور وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی ہے کچھ عرصہ پہلے یہ لوگ ۱۲ ربیع الاول کو ۱۲ وفات کہہ کر پکارتے تھے اور ختم دلاتے تھے آج بھی لوگ اس دن کو عید میلاد النبی کا جشن مناتے ہیں۔ یہ کہاں کی صحیح بات ہے؟

جبکہ جس دن خاتم الانبیاء سید المرسلین سید الکونین محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن مدینہ منورہ میں قیامت صغریٰ برپا تھی۔ ہر طرف چیخ و پکار اور کراہ مچا ہوا تھا ان کو کیا معلوم کہ اس دن مہاجر کرام اور انصار کے دلوں پر کیا گزری تھی وہ تو حزن و ملال کا بحر میں نہوئے تھے۔ جو آپ کے فراق میں ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے کھجور کا دھنسا جس پر آپ اپنی زندگی میں نیک نگار خطبہ ارشاد فرماتے تھے جب آپ نے منبر پر خطبہ شروع کیا تو اس کھجور کے تنے نے آپ کے فراق میں روئے شروع کر دیا تھا۔ آپ نے اس سے معاف نہ کیا اور فرمایا اگر میں محمد اس کے ساتھ معاف نہ کرتا تو یہ قیامت تک بلبلاتا رہتا یہ تو جمادات کی آپ کے فراق میں آپ کی زندگی میں حالت تھی۔ مہاجر کرام جو آپ کے سچے محبت تھے آپ کی جدائی میں ان کے غم کا کیا عالم ہو گا۔ آپ کے فراق میں بلال حبشی نے اذان دینا چھوڑ دی۔ حضرت عمر کھنوں کے بل گر گئے تھے۔

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن دوپہر کے وقت مدینہ منورہ میں اندھیرا چھا گیا تھا ہر چیز

تاریک ہو گئی تھی دن کے وقت اس قدر شدید اندھیرا تھا کہ محلہ کرام کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ہاتھ دیکھائی نہیں دیتا تھا۔ آپ کا یوم وفات کائنات کا پریشان ترین دن ہے۔ آپ کی وفات سوموار کو دوپہر کے وقت ہوئی اور آپ کو بدھ کی رات دفن کیا گیا اس دوران الہیت نے کھلایا نہ پایا۔ آپ کی وفات کے غم میں حضرت فاطمہؑ کہتی تھیں لوگو! میرے پیلا کی وفات کی وجہ سے مرے دل پر اس قدر غم ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہ غم دنوں پر پڑتے تو دن راتوں میں بدل جاتے۔

آپ کی وفات کے بعد صحیح قول کے مطابق حضرت فاطمہؑ چھ مہینے زندہ رہیں اس مدت کے دوران ان کے چہرے پر لمحہ ہلکے لئے بھی خوشی کے آثار دیکھائی نہیں دیئے۔

مگر افسوس ہے ان خواہشات پرستوں اور پیٹ کے پجاریوں پر جتنیں محلہ کرامؑ۔ الہیتؑ کی پریشانی کا احساس تک نہیں ہوا اس دن کو اپنی شکم پروری کا ذریعہ بنا کر گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر اچھلتے کودتے دھمال ڈالتے دیکھیں پکارتے اور خوشیاں مناتے نظر آتے ہیں۔

اہل بدعت کے دلائل اور استدلال :- اہل بدعت جو چوکہ شریعت کے کلیات

مقاصد کلام عرب اور علم اصول سے واقف ہوتے ہیں اور بدعت کے ثبوت میں تشبیہات کی اجراع کرتے ہیں اس لیے ان کا استدلال انتہائی کمزور ہوتا ہے۔ اسی طرح مرویہ عید میلاد کا قرآنی آیات میں تحریف اور ترمیم کر کے احادیث صحیحہ کے عموم اور مطلق دلیلوں سے استدلال کرتے ہیں ساتھ ساتھ موضوع (من گھڑت) ضعیف ناقابل استدلال روایات اور اپنے بورگوں کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ اہل بدعت کا یہ انداز استدلال صحیح نہیں ہے یہ بدعت کو عام یا مطلق دلیلوں کے تحت سمجھتے ہیں جبکہ سلف علاحق اس کا انکار کرتے ہیں کیونکہ بدعت مطلق یا عام دلیل کے تحت نہیں آتی ہے۔

مثال کے طور پر جب بعض امراء نے نماز عیدین سے پہلے اذان ایجاد کی تو مسلمانوں نے اس سے انکار کیا اور اس کو بدعت قرار دیا اور ناجائز قرار دینے کی وجہ صرف بدعت ہونے کے اور کوئی نہیں تھی اگر یہ وجہ مخالف نہ ہوتی تو کہا جاسکتا تھا کہ اذان اللہ کا ذکر اسلام کا شعار ایمان کی علامت اور دعوت تامہ ہے غلبہ اسلام کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اذان اپنے کم الفاظ میں عقیدے کے بے شمار مسائل کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی اکبریت اس کے وجود و اور کمال کا ذکر توحید باری تعالیٰ کا اقرار شرک کی نفی رحمۃ اللعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ثبوت نماز قیام اور داعی ہتھ کی طرف بلا دے پھر یہ بظاہر عام دلیلوں کے تحت درج بھی ہو سکتی ہے اور ”ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ“۔ اس شخص سے اور کسی شخص کا قول بہتر ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے (حم۔ السجدہ: ۳۳) اسی طرح آیت ”ولذکر اللہ اکبر“ (العنکبوت: ۲۵) ”اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے“ سے اس کا جواز اور انتخاب جملت ہوتا ہے اذان عیدین کو اذان جمعہ پر قیاس کرتے مگر سلف کا انکار بتاتا ہے کہ

یا تو اذان عیدین ان آیات کے نیچے داخل نہیں یا مستثنیٰ ہے یہی حال باقی بدعات کا ہے بدعات یا تو عام دلیلوں کا فروغ نہیں ہوتیں ہیں یا ان سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بدعت کے لئے عام اور مطلق دلیل سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ امام ابن جہیرؒ فرماتے ہیں ”عیدین کی اذان کے بدعت حنبیہ ہونے پر استدلال ان سب استدالات سے قوی ہے جو دوسری بدعات کے حنبیہ ہونے پر کئے جاتے ہیں (اقتضاء الصراط المستقیم ۲/۷۹) حالانکہ سلف نے اذان عیدین پر انکار کیا ہے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے بدعت ثابت ہونے کے بعد عام یا مطلق دلیلوں سے اس کے حنبیہ ہونے پر استدلال نہیں کر سکتے جیسا کہ اہل بدعت کرتے ہیں اور یہی حال مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا ہے۔

بدعات کیوں عام یا مطلق دلیل کے تحت داخل نہیں؟ یا کس طرح مستثنیٰ ہیں؟

محدث گوئلویؒ فرماتے ہیں کہ ”عیدین کی اذان پر سلف کے انکار سے یہ بات تو پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ جس نے کام کی مصلحت آنحضرت کے زمانہ میں بدون معارض موجود ہو وہ کام عام یا مطلق اولہ کے نیچے یا دوسرے سے داخل ہی نہیں ہوتا یا مستثنیٰ ہوتا ہے۔ مگر عام یا مطلق کے نیچے داخل ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بدعتی ایک مباح کو سنت یا فرض یا واجب قرار دیتا ہے۔ اگر مباح کو مباح سمجھ کر کیا جاوے تو وہ اباحت کی عام یا مطلق اولہ کے نیچے درج ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو سنت یا واجب یا فرض سمجھ کر کیا جائے تو اس صورت میں وہ اباحت کی عام یا مطلق اولہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کے حنبیہ کرنے کے لئے ایسی دلیل ہونی چاہیے جو اباحت سے بالاتر پر دلالت کرے۔ اسی طرح اگر بدعتی کسی بدعت کو صرف مباح سمجھ کر کرتا ہے۔ مگر عملاً اس کے ساتھ سنت یا واجب کا سا معاملہ کرتا ہے۔ اس کے ترک پر حرج خیال کرتا ہے اس کو چھوڑنے میں تنگی محسوس کرتا ہے تو اس صورت میں اس نے اس کام کا درجہ اس کی حد سے بڑھا دیا۔ پس اس صورت میں بھی اس پر عام یا مطلق اولہ سے استدلال درست نہیں جن میں اس بڑے ہوئے درجہ کا ذکر نہ ہو۔

اگر ان عام یا مطلق اولہ کے متعلق یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ بدعات کو بھی شامل ہیں۔ پس اس صورت میں یہ بدعات بوجہ منع بدعت کی اولہ کے مستثنیٰ ہو کر خارج ہو جائیں گی۔ پس دعوت الی اللہ اگرچہ عیدین کی اذان کو بھی شامل ہے۔ مگر عیدین کی اذان چونکہ بدعت ہے۔ اس لئے یہ دعوت الی اللہ سے خارج سمجھی جائے گی۔ (الاصلاح حصہ دوم ص ۱۴-۱۵)

اہل بدعت مروجہ عید میلاد کے ثبوت میں جو دلائل پیش کرتے ہیں تو کیا معاملہ کرامؑ۔ تابعینؑ۔ تبع تابعینؑ۔ ائمہ دین۔ سلف صالحین ان سے بے خبر تھے۔ اگر ان دلائل سے مروجہ عید میلاد کا جو ازیلا انتخاب ثابت ہو تا تو یہ لوگ ضرور اس کا اہتمام کرتے۔ اور خود نبی کریم ﷺ نے باوجود مقتضی اور عدم مانع کے ترک کیا ہے اب اس کا ترک کرنا سنت ہے اور کرنا بدعت سیئہ اور مذمومہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جہاں ایک بدعت ایجاد ہوتی ہے وہاں ایک سنت مٹ جاتی ہے جس بدعت سے سنت یا فرض مٹ جائے اس کو بدعت حنبیہ کہنے کا کیا معنی؟

ظلمات بعضها فوق بعض :- پھر اس بدعت عید میلاد کے تحت بے شمار بدعات 'خرافات'

ترحات ہمسوں حرمت اور منکرات نے جنم لے لیا ہے جیسا کہ روضہ رسول کی شبیہ مٹانا - شرکیہ نعیتیں پڑھنا - مجلس کے آخر میں قیام اس عقیدہ کے ساتھ کرنا کہ نبی کریم ﷺ مجلس میں خود حاضر ہوتے ہیں (الصلو باللہ) شیرینی تقسیم کرنا - دیکھیں پکانا - دروازے اور پہاڑیاں مٹانا - عمارتوں پر چراغاں کرنا - جھنڈیاں لگانا ان پر آپ کی فطین شریفین کا مجسمہ مٹانا - مخصوص لباس پہننا - تصویریں اتارنا - رقص و تواجہ کا اہتمام کرنا جو کہ اصحاب سامری کی ایجاد ہے - شب بیداری کرنا - اجتماعی نوافل - اجتماعی روزے اور اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام کرنا - مردوں اور عورتوں کا اختلاط - نوجوان لڑکوں کا جلوس میں شرکت کرنا اور عورتوں کا ان کو دیکھنا - آتش بازی - شعلہ دار جلوس - گانے باجے - فاشی و عربیائی - فحش و فجور - قہقہے - مال و دولت اور وقت کا ضیاع وغیرہ - بلکہ اب تو ان پروگراموں میں بد امنی - لڑائی جھگڑا - قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے -

یہ بدعت قبیحہ کم علم جاہل اور بدعتی ملاؤں کی ظلم پوری کا بہت بڑا ذریعہ ہے جو اس بدعت کی آڑ میں اپنے مذہبی تعصب 'باطل عقائد' فاسد نظریات کا اظہار کرتے ہیں تکفیر و تفسیق، لغوی بازی گانی گھوج اور بھوسات کا بازار گرم کرتے ہیں۔ وہ اس بدعت کو کفر اور اسلام کے درمیان فرق کرنے والی چیز سمجھتے ہوئے اس پر عمل نہ کرنے والے کو ابلیس کہتے ہیں موحدین کی مساجد کے سامنے نعرہ بازی شور و غل بھگامہ آرائی اور اپنے انتہائی جذبات کی تسکین بھی اسی بھانہ سے کر لیتے ہیں۔

حکومت اور مروجہ عید میلاد النبی :- واضح رہے کہ اس بدعت سیئہ قبیحہ بڑے مومنہ کا موجد بادشاہ

نے اس کو سیاست و تاریخ کیا تھا اور ہماری حکومت کی بھی نفاق پر مبنی یہی سیاسی پالیسی ہے کہ ایک طرف تو فرقہ بندی، مکر و ہمدی کو ناپسند کرتی ہے۔ دوسری طرف فرقہ بندی کو ہوا دینے کے لئے بہت سی قوی دولت لٹا دیتی ہے۔ بلکہ یہ بدعت حکومت کی پشت پناہی میں ہو رہی ہے۔ سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے باقاعدہ اس کو سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے۔ حالانکہ ان حکمرانوں کو یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم اپنے ائمہ دین اور اسلاف کے یوم پیدائش اور یوم وفات کو سرکاری سطح پر منانا شروع کر دیں تو شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جس میں عید میلاد اور عرس شریف نہ ہو۔ پھر اس بدعت کی باقاعدہ زیڈ پیو۔ ٹی وی اخبارات میں تشہیر کی جاتی ہے۔ بڑے بڑے سرکاری اداروں میں عورتوں کے بھی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ دوسرے دن اخبارات میں ان پروگراموں میں شریک ہونیوالے نوجوان لڑکیوں کی تصاویر بھی چھپتی ہیں۔ (انا لله و انا الیہ راجعون)

وَعَلَى اللَّهِ تَعَالَى هَمِيسَ اپنے پیارے حبیب کا سچا محبت، مطہر اور قبیح بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین